مولانا سعد الباقی حقانی*

دارالعلوم حقانیہ کا درخشندہ ستارہ

داستان فصل گل را از نظیری می شود
عندلیب آشفتہ تری گوید اس افسانہ را

۲۵ ربیع الثانی بمطابق ۲۶ فروری بروز بدھ کو دنیائے علم وعمل کا آفتاب و ماہتاب تابناکی اور درخشانی کے بعد یکا یک غروب ہونے سے علم وعمل اور مسند حدیث کے محفل دوشین کے ایوانوں میں اندھیرا چھا گیا۔ استاذی و استاذ العلماء بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب رحمہ اللہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس دارفانی سے دار بقاء کی طرف رحلت فرماگئے۔ البقاء للہ وحدہ، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دنیا فانی ہے لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا میں آکر ہزاروں لوگوں کے دلوں کی دھڑکن بن جاتے ہیں اوران کی اچانک جدائی پر ہزاروں انسانوں کے دلوں کی دنیا اُجڑ جاتی ہیں اور آنسو خشک ہوجاتے ہیں۔ انہی بزرگ ہستیوں میں حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحبؒ بھی ہیں۔ آپؒ کی رحلت کی خبر نے پورے علمی حلقہ کو سوگوار بنادیا ہے۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی ایک شخص سارے ''عالم'' کو ویران کرگیا

زمانہ ایسے جامع الصفات بزرگوں کے لحاظ سے قحط الرجال کا ہے اور کسی ایک بزرگ کا جانا بہت بڑا نقصان ہے۔ مگر اس وقت جبکہ پورا عالم کفر اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف برسر پیکار ہے، اسلامی تہذیب اور شعائر اسلام (مدارس، مساجد اور خانقاہیں) ان کا نشانہ ہیں اور عالم اسلام کے تمام حکمران طبقات اور روشن خیال ان کے ہمنوا ہیں تو ان حالات میں صرف ان اکابرین علماء سے امت کی امیدیں وابستہ ہیں اور یہی طبقہ اہل کفر کیلئے دل کا روگ بنا ہوا ہے۔ یہ لوگ اس سارے سلسلے کو ختم کرنا چاہتے ہیں، گویا ہم حالت جنگ میں ہیں، ایسی حالات میں کسی مدرسے کا ایک چھوٹا طالب علم اور ناظرہ قرآن پڑھنے والے کسی بچے کا نقصان بھی بہت بڑا خسارہ ہے چہ جائیکہ حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی مرحوم جیسے جبال علم کا کوچ کرجانا یقیناً امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم خسارہ ہے۔

انبیاء، صلحاء اولیاء اور اللہ کے نیک بندوں کے سانحہ ارتحال پر زمین بھی گریہ زن ہوتی ہے اور آسمان بھی نالہ کناں اور اشک ریز ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ ''فمابکت علیھم السماء

---

* مدیر سہ ماہی ''درر الفرید'' زروبی، صوابی

والارض وما کانو امنظرین" نہ ان (فرعون اوراس کے متبعین) پر آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ ان کو ڈھیل ملی۔اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے نیک بندوں (اولیاء وصلحاء اور مشائخ وعلماء وغیرہم) کی وفات پر آسمان بھی روتا ہے اور زمین بھی۔روایات میں آتا ہے کہ اللہ کے نیک بندے کے مرنے پر آسمان کا وہ دروازہ روتا ہے جس سے اس کی روزی اترتی تھی یا جس دروازے سے اس کا عمل صالح اوپر چڑھتا تھا،اسی طرح جہاں وہ نماز پڑھتا تھا، ذکرواذکار میں جس جگہ مشغول رہتا،مسند حدیث ومسند درس وتدریس پر جہاں جلوہ افروز ہوتا، غرض وہ تمام مقامات جہاں جہاں انہوں نے قدم رکھا ہو،نشست و برخاست کی ہو وہ تمام مقامات روتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ ہم اس سعادت سے محروم ہوگئے۔

حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی ؒ علماء و مشائخ کے زرخیز خطہ ضلع صوابی کے گاؤں زروبی میں حضرت العلامہ جامع المعقول و المنقول استاذ العلماء امام المتکلمین حضرت مولانا عبدالحلیم زروبوی (نور اللہ مرقدہ) کے ہاں پیدا ہوئے آپؒ کے والد کا علمی مرتبہ و مقام اور جاذب نظر شخصیت سے ہر خاص وعام واقف ہے۔علمی دنیا آپؒ کو صدر صاحب ''صدرالمدرسین اور امام المتکلمین'' کے نام سے جانتی ہے۔آپؒ نے طویل عرصہ تک دارالعلوم حقانیہ کو اپنے فیوضات سے نوازا۔دارالعلوم حقانیہ کی تعمیر وترقی اور اُس کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے میں آپؒ کا بہت بڑا کردار ہے۔آپؒ کے خلف الرشید حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؒ کو بھی قدرت نے گونا گوں صلاحیتوں اور اعلیٰ صفات سے نوازا تھا۔آپؒ نے اکابر علماء اور صلحاء بانی دارالعلوم حقانیہ عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ،فقیہ العصر مفتی اعظم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ،صدر المدرسین امام المتکلمین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم زروبویؒ،شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان صاحب شہیدؒ (نور اللہ قبورہم) شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دام فیوضہم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ العالی وغیرہم کی صحبت مبارکہ میں رہ کر ان سے بھرپور استفادہ اور استفاضہ کیا تھا۔ان اکابرین امت میں سے ہر ایک نے آپؒ کو شفقت اور محبت کی نگاہ سے نوازا تھا۔آپؒ کی تمام زندگی علم وعمل اور خدمت دین کی ترویج واشاعت میں بسر ہوئی۔آپؒ نے ۱۹۷۸ء میں دارالعلوم حقانیہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل کر دارالعلوم حقانیہ میں تمام عمر درس وتدریس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ترویج علم دین پر حریص ہونے کی وجہ سے زندگی کی آخری ایام تک اس پر کاربند رہے اور ہزاروں کی تعداد میں وارثان علم نبوت کی علمی تشنگی کی پیاس بجھائی۔

آپؒ کا انداز درس آسان اور عام فہم تھا،دوران درس اپنے اساتذہ کرام کے صدوری (جو سینے سے سینے کو منتقل ہوتے ہیں اور کتابوں میں موجود نہیں ہوتے) اور سطوری نکتوں کو بیان فرماتے۔ہر کوئی آپؒ سے مستفید ہوتا رہا۔تدریسی اوقات کی پابندی آپؒ کو طرۂ امتیاز تھا۔بندہ نے جب ۱۹۹۶ء کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ لیا

توبندہ کو آپؒ کے انداز درس سے شنا سائی ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو امتیازی صفات وخصوصیات سے نوازا تھا۔آپ کی ذات بابرکات جامع کمالات و مجموعہ فضائل تھی۔آپؒ علم وعمل کے پیکر ،رشد و ہدایت کے حامل ،دعوت واصلاح کے علمبر دار اور اللہ کے بندگان کاملین میں سے تھے۔ اخلاص وللّٰہیت اور عاجزی وتواضع میں اپنے اسلاف کا کامل نمونہ تھے۔عادات و اطوار کے اعتبار سے نفاست اور سادہ مزاجی آپؒ میں کھوٹ کھوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جود وکرم ،صبر وتحمل، استقلال واستقامت اور غیرت وحمیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔آپؒ علمائے دیو بند کے مسلک اعتدال کے ترجمان اور عقائد اہل سنت والجماعت کے علمبر دار تھے ۔فصاحت و بلاغت میں معاصرین پر فوقیت کے حامل تھے اس دور پُر فتن میں آپ کی مقدس ہستی ایک عظیم نعمت الٰہی تھی۔آپؒ نے زندگی بھر اپنی تمام تر صلاحیتیں اصلاح امت اور مخلوق خُدا کی رہنمائی میں صرف کیں۔ ہر کسی سے خندہ روئی اور کھلی پیشانی سے پیش آنا آپ کی شخصیت کا حصہ تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو گفتار کی شیرینی ، زبان کی نزاکتوں اور لطافتوں سے نوازا تھا۔آپؒ علماء وصلحاء کا بہت احترام کرتے تھے،مہمان نوازی وسخاوت میں اپنی مثل آپ تھے۔آپؒ ایک خوداراور شریف النفس انسان تھے۔تنگدستی کے باوجود اپنی ضرورت کسی کے سامنے ظاہر نہیں کی اور نہ ہی فقیری کا سودا کیا بلکہ اپنے محدود وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزاری ۔آپؒ اقرباء،علماء وطلباء غرض ہر خاص وعام کے ساتھ حسن سلوک کے قائل تھے سیاست میں آپؒ مدنی سیاست کے قائل تھے۔اس لیے ہمیشہ جمیعۃ علماء اسلام کے ساتھ منسلک رہے۔اور ہمیشہ کے لیے جمیعۃ علماء اسلام کے نامزد امیدواروں کی اعانت وحمایت کی اور انکو اپنی نیک دعاؤں سے نوازا۔

ایک سچے باعمل عالمِ دین کی پہچان اس کے جنازے سے عیاں ہوتی ہے حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؒ بھی ان بزرگ ہستیوں میں سے تھے جو زندگی بھر ہزار پردوں میں چھپے رہنے کے باوجود بھی ظاہر اور نمایاں رہتے ۔چونکہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس وقت عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرمین شریفین کے سفر مبارک پر تھے اس لئے آپؒ کی وصیت کے مطابق آپ کی نماز جنازہ اکوڑہ خٹک میں شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی ، جبکہ آپؒ کے گاؤں زروبی میں حضرت مولانا فضل علی حقانی صاحب نے پڑھائی۔آپؒ کے دونوں جنازوں میں اطراف واکناف سے خلق خُدا کی کثیر تعداد میں شرکت کرنا آپؒ کے عنداللہ مقبول ہونے کی نشانی ہے۔

آپؒ کے محاسن اور دینی کوششوں کا احاطہ کرنے سے قلم عاجز ہے اس لیے ان چند سطور پر اکتفاء کرتے ہوئے دُعاگوں ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپؒ کی برکات اور فیوض کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔آپ کے پسماندگان، تلامذہ اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ، دین اسلام کی سربلندی کے لیے آپؒ کی سعی جمیل کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپؒ کی مغفرت تامہ فرمائے (آمین)

انجمن سے وہ کیا گئے کیفی　　　رونقیں لے گئے ہیں محفل کی